تبدیلِ اخبار اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۱ | ۵ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش | ۲۷ ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ | ۵ ماہ جنوری ۱۹۴۳ء | نمبر ۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۔ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا پانچ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل سے پھر پاؤں میں درد نقرس کا دورہ ہو گیا ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دُعا فرمائیں :۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دُعا کریں :۔

کل مولوی عبد اللطیف صاحب معلم المجاہدین نے اپنے بھتیجے عبد المجید صاحب کے ولیمہ کی دعوت دی

آج جناب میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی ریٹائرڈ کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی :۔

کل اور آج بھی بارش ہوئی۔ اور ابھی مطلع صاف نہیں ہوا۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۷۔ ذوالحجہ ۱۳۶۱ھ

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ایک چیلنج کی حقیقت

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے یکم جنوری ۱۹۴۳ء کے اہلحدیث میں لکھا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام" بھی میرے حق میں اقرار کر کے اپنے مریدوں کے دل بہلایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ :

"مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وُہ یہ درخواست کرتا ہے۔ کہ میں اس طور کے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہُوں۔ کہ فریقین یعنی میں اور وُہ یہ دُعا کریں۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھُوٹا ہے۔ وُہ سچے کی زندگی میں ہی مرجائے" (اعجاز احمدی صفحہ ۱۴)

کوئی مرزائی ممبر میری یہ تحریر مجھے دکھادے تو پانچ روپے مجھ سے انعام پائے"!

اس میں شک نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تحریر فرمایا تھا۔ اسی پر اکتفا نہیں۔ بلکہ آپ نے کئی بار اس کا ذکر فرمایا۔ چنانچہ فرماتے ہیں :۔ کہ "یہ تو انہوں نے اچھی تجویز نکالی۔ اب اس پر قائم رہیں۔ تو بات ہے"! (صفحہ ۱۴)

پھر فرمایا۔ کہ :۔

"اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے چیلنج کے لئے مستعد ہوں۔ تو صرف تحریری خط کافی نہ ہوگا۔ بلکہ ان کو چاہیئے۔ کہ ایک چھپا ہُوا اشتہار اس مضمون کا شائع کریں" (" " صفحہ ۱۵)

پھر بڑی تحدی کے ساتھ فرمایا۔ کہ :۔ "اگر اس چیلنج پر وُہ مستعد ہُوئے۔ کہ کاذب صادق سے پہلے مرجائے۔ تو ضرور وُہ پہلے مریں گے"! (اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

مولوی صاحب کی جدّتِ طبع قابلِ داد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب اعجاز احمدی سنہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہُوئی تھی۔ اور اس کتاب میں حضور علیہ السلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس تحریر کا ایک نہیں کئی بار ذکر فرمایا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضور علیہ السلام کی زندگی میں ہی اس تحریر کا جواب بھی دیا۔ اور لکھا۔ کہ :۔

چونکہ یہ خاکسار نہ واقعہ میں اور نہ آپ کی طرح نبی یا رسُول یا ابن اللہ یا الہامی ہے اس لئے ایسے مقابلہ کی جُرأت نہیں کر سکتا میں افسوس کرتا ہُوں۔ کہ مجھے ان باتوں پر جرأت نہیں۔ اور یہ عدم جرأت میرے لئے عزت ہے۔ ذلّت نہیں"! (الہامات مرزا بار سوم صفحہ ۱۰۱)

گویا جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ تحریر فرمایا۔ اس زمانہ میں تو مولوی صاحب کو یہ چیلنج دینے کی نہ سُوجھی۔ کہ "کوئی مرزائی ممبر میری یہ تحریر مجھے دکھادے۔ تو پانچ روپے مجھ سے انعام پائے"! لیکن آج چالیس سال کے بعد انہیں یہ مطالبہ کرنے کا خیال آیا ہے۔ اگر ایسی کوئی تحریر تھی ہی نہیں تو مولوی صاحب کو چاہیئے تھا۔ کہ اسی وقت اس کا انکار کرتے۔ اور جواب کوئی نہ دیتے اگر تحریر ہی نہ تھی۔ تو انہوں نے جواب کیوں دیا؟۔ اور اپنی بے بسی اور عجز کو پیش کر کے کیوں اس طریقِ فیصلہ سے گریز اختیار کیا۔

اب انہیں خیال آیا ہے۔ کہ تحریر دیکھنے کا مطالبہ کریں۔ چہ خوب۔ کیا پریس میں اس تحریر کا ذکر آنے کے چالیس اکتالیس سال تک اس کے وجود سے انکار نہ کرنا ہی اس تحریر کے وجود کا قطعی اور یقینی ثبوت نہیں یہ ایک ایسی بات ہے۔ جسے ہر معقول آدمی سمجھ سکتا ہے۔ درصل مولوی صاحب خوب جانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ تحریر فرمایا۔ وُہ لفظ بلفظ درست ہے اس لئے اس وقت تو اس سے انکار نہ کیا لیکن اب یہ خیال کر کے کہ ممکن ہے۔ یہ تحریر ضائع ہو چکی ہو۔ انہیں چیلنج بازی کی سوجھی ہے

لیکن چیلنج جس احتیاط سے دیا گیا ہے۔ وُہ خود ان کی کمزور پوزیشن پر دال ہے انعام پانچ روپے رکھا گیا ہے۔ حاتم کی قبر پر لات مارنا اسی کو کہتے ہیں۔ اس سے معلُوم ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب کو یہ خیال ضرور ہے کہ شائد تحریر موجُود ہی ہو۔ اسی لئے پانچ روپے انعام رکھا گیا۔ ورنہ اگر آدمی کو یقین ہو۔ کہ اس نے کوئی ایسی تحریر لکھی ہی نہیں۔ تو پھر پانچ کیا۔ وُہ بڑی جُرأت کے ساتھ پانچ ہزار کے انعام کا اعلان کر سکتا ہے :۔

مولوی صاحب سے دردمندانہ گزارش ہے۔ کہ وُہ اس آخری عمر میں محض لوگوں کو خوش کرنے کے لئے کم سے کم ایسی باتیں کرنا تو ترک کردیں۔ جو بالبداہت غلط اور خلافِ دیانت ہیں :۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی عمر کا سوال

مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مصنفانہ حیثیت پر اعتراض کیا۔ تو ہم نے اس بارہ میں مولوی صاحب موصوف کی ۲۸ مئی ۱۸۸۸ء کی ایک فیصلہ کُن تحریر پیش کی تھی۔ مولوی صاحب نے بہت سوچ بچار کے بعد اسے اپنی زمانہ نابالغی کی تحریر قرار دے کر جان چھڑانے کی کوشش کی۔ لیکن ہم نے ان کی اپنی ہی ایک شہادت اس امر پر پیش کردی۔ کہ اس زمانہ میں ان کی عمر اکیس بائیس سال کی تھی۔ جو نابالغی کی عمر نہیں کہلا سکتی۔ آج اس ضمن میں ان کی ایک اور شہادت اس بارہ میں پیش کی جاتی ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب نے "اہلحدیث" (۱۷۔ مئی سنہ ۱۹۴۰ء صفحہ ۷) پر لکھا ہے۔ کہ میری عمر اس وقت "بہتر ۷۲ سال ہے"!

اس حساب سے ۲۸ مئی ۱۸۸۸ء کو جبکہ اخبار "ریاض ہند" میں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصنفانہ حیثیت کا اعتراف شائع کیا۔ ان کی عمر پُورے ۲۱ سال بنتی ہے۔ جو ہمارے پہلے ثبوت کی مزید تائید ہے پس مولوی صاحب کی ۱۸۸۸ء کی تحریر زمانہ نابالغی کی تحریر نہیں ہو سکتی :۔

فوج میں بھرتی ہونیوالے احمدی دوستوں اور ان کے والدین کے لئے ضروری اعلان

جو دوست فوج میں بھرتی ہوئے ہیں۔ اگر وہ ایسی جگہ مقیم ہیں۔ جہاں کہ جماعت قائم ہے۔ تو وہ اپنا چندہ جماعت مقامی کے ذریعہ بھجوائیں۔ ورنہ مرکز میں اطلاع دے کر براہ راست بھیجنے کی منظوری حاصل کریں۔ اگر براہ راست بھیجنے میں بھی کوئی روک ہو۔ تو اپنے والدین کے ذریعہ چندہ مرکز میں ارسال کرنے کا مناسب انتظام کریں۔

نیز جماعتوں کے عہدہ داروں کو بھی اس امر کی پوری نگرانی کرنی چاہیئے۔ کہ ان کی جماعت کے جو دوست فوج میں ملازم ہیں۔ وہ ان کے والدین کے ذریعہ ماہوار چندہ کی وصولی کریں اور جس جس جماعت سے کوئی دوست فوج میں بھرتی ہو گئے ہوں وہاں کی جماعت کے سکرٹری صاحب مال فوری طور پر ایسے دوستوں کی فہرست معہ مکمل پتوں کے ارسال فرمائیں۔ اور وضاحت سے تحریر کریں۔ کہ ان میں سے کون کون سے دوستوں کی طرف سے چندہ مل رہا ہے تا جن سے چندہ وصول نہ ہو رہا ہو۔ ان سے براہ راست وصول کرنے کے بارہ میں مناسب کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

ناظر بیت المال قادیان

یوپی کے تبلیغی دورہ کے لئے ایک ضروری اعلان

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جماعت ہائے یو۔پی کے نمائندوں نے دفتر دعوۃ و تبلیغ میں تشریف لا کر اپنے صوبہ میں تبلیغی ضروریات کو پیش کیا۔ ان ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے بعد مشورہ یہ طے پایا۔ کہ یو۔پی میں ایک تبلیغی دورہ کرایا جائے۔ جس کے اخراجات کے لئے نمائندگان نے وعدے لکھائے تھے۔ اور ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کے سپرد اس کی وصولی کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس لئے جملہ جماعت ہائے صوبہ یو۔پی کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے وعدہ کی رقوم جلد سے جلد ڈاکٹر محمد زبیر صاحب کو ارسال کر دیں۔ یہ تبلیغی وفد انشاءاللہ جلد روانہ ہونے والا ہے۔ اور جن جن جماعتوں نے تاحال وعدے نہیں لکھائے۔ وہ بھی اپنے حصہ کی رقوم ڈاکٹر صاحب موصوف کو ارسال کر دیں۔ باقی تفصیلات خود ڈاکٹر صاحب براہ راست جماعتوں کو بھیجیں گے۔ احباب کے لئے ضروری ہے۔ کہ اس بارے میں ان سے خط و کتابت کریں۔ اور اپنے پتوں سے ان کو واقف کریں۔ تا وہ ان سے خط و کتابت کر سکیں۔ ڈاکٹر صاحب کا پتہ حسب ذیل ہے۔

ڈاکٹر محمد زبیر صاحب بھوالی سینی ٹوریم نینی تال یو۔پی (ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

معترضین سے خطاب

(از جناب شیخ روشن دین صاحب تنویر سیالکوٹ)

ملی ہے روز ازل سے جنہیں نگاہ مگس
ترے خیال صداقت کے روبرو یوں ہیں
بچھا رہی ہے تری عقل دام پر کیا دام
سمجھ تو سکتا ہے روح القدس کا تو بھی نزول
فلک سے مائدہ اترا ہے من و سلویٰ کا
قیامت آئی ہے اب پھر تجھے جگانے کو
خدا کے فضل سے اٹھی ہے رحمتوں کی گھٹا

وہ پاک شے میں بھی کرتے ہیں جستجوئے نجس
کہ جیسے برق کے آگے ہو آشیانہ خس
تو اپنی ذات سے خود بن رہا ہے اپنا قفس
سمجھنے دیتا نہیں تجھ کو پر غرور نفس
تری زباں کو ہے لیکن مذاق ثوم و عدس
گزر گئے ہیں تجھے خواب میں ہزار برس
فلک کے پانی کو یہ سرزمیں گئی تھی ترس

خدا کے نبیوں کا قرآں میں ذکر ہے تنویر
ہمیشہ ان کے مخالف تھے بندگان ہوس

جنگ میں افسر بھرتی ہونیوالے دوستوں کے پتے مطلوب ہیں

جو احمدی نوجوان جنگ کے دوران میں فوج میں لفٹیننٹ یا اس سے کسی اعلیٰ رینک میں بھرتی ہوئے ہوں۔ ان کے موجودہ پتے نظارت بیت المال کو مطلوب ہیں۔ لہٰذا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان نوجوانوں کے رشتہ داروں کا فرض ہے۔ کہ ان کے موجودہ ایڈریسوں سے ناظر بیت المال کو جلد از جلد اطلاع دیں۔ اگر خود ان نوجوانوں کی نظر سے یہ اعلان گزرے۔ تو وہ مطلوبہ اطلاع جلد مہیا فرمائیں۔

نوٹ:۔ اس میں .I.M.S میں بھرتی ہونیوالے ڈاکٹر بھی شامل ہیں۔ (ناظر بیت المال)

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کی جائے

الحمدللہ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ بخیر و خوبی گزر چکا ہے۔ مگر اب جلسہ کے بلوں کی ادائیگی کے لئے روپیہ کی جلد ضرورت ہے۔ لہٰذا تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کا بقایا چندہ جلسہ سالانہ جلد تر وصول کر کے ارسال فرمائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

اخبار احمدیہ

درخواست دعا (۱) جماعت احمدیہ کالا گجراں کے سکرٹری مال میاں خوشی محمد صاحب زرگر بعارضہ نمونیہ شدید بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار لطیف احمد ہاشمی

اعلانات نکاح (۱) میری لڑکی امیر بیگم کا نکاح ۲۸ دسمبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے نذیر احمد صاحب قریشی کے ساتھ ۸۰۶ روپیہ مہر پر پڑھا۔ (۲) نیز میرے لڑکے امیر احمد کا نکاح ۳۰ دسمبر کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے شیخ فضل حق صاحب ریٹائرڈ ریلوے گارڈ کی لڑکی احمدی بیگم زہرہ سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔ خاکسار محمد شفیع ویٹرنری اسسٹنٹ بیہ

(۳) چودھری برکت علی ولد چودھری خیر الدین صاحب ساکن لودھی ننگل ضلع گورداسپور کا نکاح شریفاں بی بی بنت چودھری عزیز الدین صاحب ساکن ونجواں کے ساتھ ۳۰۰ روپیہ مہر پر ۲۸ دسمبر کو خاکسار نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین اور احمدیت کے لئے بابرکت ہو۔ خاکسار غلام احمد ارشد (۴) عنایت اللہ ولد چودھری نواب علی صاحب ساکن چک غازی ضلع گجرات کا نکاح کنیز فاطمہ بنت منشی غلام مرتضےٰ صاحب ساکن قادیان کے ساتھ پانچسو روپیہ مہر پر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ نکاح جانبین اور احمدیت کے لئے بابرکت کرے۔ غلام احمد ارشد

ولادت (۱) ۲۷ دسمبر ۱۹۴۲ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ مولود کو صاحب عمر نیک اور خادم دین کرے۔ خاکسار محمد حیات خان از ملتان

(۲) ۲۳ دسمبر کو میرے ہاں پہلا لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رشید علی نام تجویز فرمایا۔ احباب بچے کی درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک حمید علی از فیروزپور

(۳) یکم دسمبر کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلیل احمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب بچہ کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ڈاکٹر نذیر احمد آف ال سینیا (۴) عبدالرحیم صاحب عبید اللہ گنج بھوپال کے ہاں ۲۴ دسمبر ۱۹۴۲ء کو لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمود احمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچ نایاب مکتوبات و رقعات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض خطوط و رقعات وغیرہ ایسے ہیں۔ جو حضور نے مخالفین کے نام تحریر فرمائے۔ اور مخالفین نے انہیں اپنی کتابوں اور رسالوں وغیرہ میں شائع کیا۔ لیکن وُہ حضور علیہ السلام کی کتابوں میں شائع نہیں ہوئے۔

بعض خطوط ایسے ہیں۔ جو احمدیہ لٹریچر میں شائع تو ہوئے ہیں۔ مگر ان کا اصل ماخذ کا ذکر نہیں کیا گیا۔ حالانکہ وُہ ضروری تھا۔ کیونکہ مخالفین کی کتب وغیرہ میں شائع شدہ خطوط کو وُہ درجہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی شائع شدہ یا حضور کے کسی خادم کی شائع شدہ تحریر کا ہے۔ میں چاہتا ہُوں۔ کہ اگر اللہ تعالےٰ توفیق دے تو یہ اس قسم کے تمام خطوط الفضل میں شائع کرا دوں۔ تا محفوظ ہو جائیں۔ اسی قسم کے خطوط میں سے حضور کا ایک خط بنام حکیم سنت رام آریہ قبل ازیں خاکسار شائع کرا چکا ہے۔ آج حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خطوط و رقعات بنام مولوی محمد احمد صاحب دہلوی اور مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالوی شائع کراتا ہُوں:۔

یہ خطوط حضور علیہ السلام نے ۱۸۹۱ء میں رقم فرمائے تھے۔ جبکہ حضور دہلی میں قیام فرما تھے۔ اور مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالوی کے ساتھ مناظرہ کی تجویز ہو رہی تھی۔ یہ خطوط مخالفین نے حضور علیہ السلام اور مولوی محمد بشیر صاحب کے مابین تحریری مناظرہ کی تمہید میں شائع کئے ہیں جس کا نام الحق الصریح فی اثبات حیات المسیح ہے۔ خاکسار ملک فضل حسین کارکن صیغہ تالیف و تصنیف۔

نمبر ۱۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم۔

مکرمی اخویم مولوی محمد احمد صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ حسب استفسار آپ کے عرض کیا جاتا ہے۔ کہ مجھے حضرت مولوی محمد بشیر صاحب سے مسئلہ حیات و وفات مسیح ابن مریم علیہ السلام میں بحث کرنا بدل و جان منظور ہے۔ پہلے بہر حال یہی ہوگی۔ بعد اس کے حضرت مولوی صاحب اُن کے نزول کے بارے میں بھی بحث کر لیں۔ بحث تحریری ہوگی۔ ہر ایک فریق سوال یا جواب لکھ کر حاضرین کو سُنا دے گا۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد عفی عنہ۔ ۱۵۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء۔

نمبر ۲۔ مجھے یہ منظور ہے۔ کہ اول حضرت مسیح ابن مریم کی وفات حیات کے بارے میں بحث ہو۔ اس بحث کے تصفیہ کے بعد پھر ان کے نزول اور اس عاجز کے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں مباحثہ کیا جائے۔ اور جو شخص طرفین میں سے ترک بحث کریگا۔ اس کا گریز سمجھا جائیگا۔ (الحق الصریح صفحہ ۲۵)

نوٹ۔ مولوی محمد بشیر صاحب کے ایک اعلان کے جواب میں رقم فرمایا تھا۔ جو ان کے شائع کردہ مباحثہ دہلی بنام الحق الصریح فی اثبات حیات المسیح صفحہ ۲۵ پر درج ہے۔ مگر اس کے نیچے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستخط یا نام نہیں لکھا گیا:۔

نمبر ۳۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علےٰ رسولہ الکریم۔ حضرت مولوی محمد بشیر صاحب سلمہ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ مجھے آپ کی تشریف آوری سے بہت خوشی ہوئی۔ اور حسب آمدہ اخویم مولوی سید محمد احسن صاحب آپ کے اخلاق اور متانت اور تہذیب کا حال معلوم ہو کر دل پہلے سے ہی مشتاق ہو رہا تھا کہ اس مسئلہ میں آپ سے اظہار الحق بحث ہو سو الحمد للہ آپ تشریف لے آئے۔ آج مجھے بوجہ ضروریات فرصت نہیں۔ کل انشاء اللہ القدیر کوئی تاریخ مقرر کر کے اطلاع دونگا لیکن بحث تحریری ہوگی۔ تا ہر ایک فریق کا بیان محفوظ رہے اور دور دست لوگوں کو بھی رائے دکھلانے کا موقعہ مل سکے۔ سب سے اول مسئلہ حیات و وفات مسیح میں بحث ہوگی۔ حیات مسیح علیہ السلام کا آپ کو ثبوت دینا ہوگا۔ اس ثبوت کے بعد آپ دوسری بحث کر سکتے ہیں۔ آپ کی خدمت میں ایک اشتہار بھی بھیجا جاتا ہے جس سے آپ کو معلوم ہوگا۔ کہ حیات و وفات مسیح میں کن شرائط کی پابندی سے آپ کو بحث کرنا ہوگا۔ والسلام۔ خاکسار عبد اللہ الصمد غلام احمد عفی عنہ۔ ۲۱ر اکتوبر ۱۸۹۱ء

نمبر ۴۔ مکرمی اخویم مولوی صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کل دس بجے کے بعد بحث ہو۔ یا اگر ایک ضروری کام سے فرصت ہُوئی۔ تو پہلے ہی اطلاع دے دوں گا۔ ورنہ انشاء اللہ القدیر دس بجے کے بعد تو ضرور بحث شروع ہوگی۔ صرف اس بات کا التزام ضروری ہوگا کہ بحث اس عاجز کے مکان پر ہو۔ اس کی ضرورت خاص وجہ سے ہے۔ جو زبانی بیان کر سکتا ہوں جلسہ عام نہیں ہوگا۔ صرف دس آدمی تک جو معزز خاص ہوں آپ ساتھ لا سکتے ہیں۔ مگر شیخ بٹالوی اور مولوی عبد المجید ساتھ نہ ہوں۔ اور نہ آپ کو ان بزرگوں کی کچھ ضرورت ہے۔ والسلام

مرزا غلام احمد عفی عنہ ۲۲ر اکتوبر ۱۸۹۱ء

نمبر ۵۔ جناب مولوی صاحب مکرم بندہ۔ السلام علیکم۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ آپ ان تمام شرطوں کو جو میں اپنے کل کے پرچہ میں لکھ چکا ہوں قبول کرنے سے کسی قسم کا انحراف یا میلان انحراف ظاہر نہ کریں گے۔ یعنی جن لوگوں کو آنے سے روکا ہے تجربتہً اور مصلحتہً روکا ہے۔ اور میں خوب جانتا ہوں کہ خیر و برکت اسی میں ہے۔ بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعد از فراغ نماز جمعہ بحث شروع ہو۔ اور شام تک یا جس وقت تک ممکن ہو سکے سلسلہ بحث جاری ہو۔ اور دس آدمیوں سے زیادہ ہرگز ہرگز کسی حال میں آپ کے ساتھ نہ ہوں۔ اور اس لحاظ سے کہ بحث کو بے فائدہ طول نہ ہو۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ پرچوں کی تعداد پانچ سے زیادہ نہ ہو۔ اور پہلا پرچہ آپ کا ہو۔

مرزا غلام احمد بقلم خود۔ ۲۳ر اکتوبر ۱۸۹۱ء

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی رضی اللہ عنہ

(بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان)

مولوی محمد بشیر صاحب بھوپالوی دہلی آگئے مجھ کو علی جان والوں نے مباحثہ کے لئے بلایا تھا علی جان والے ٹوپیوں کے بڑے سوداگر اور وہابی تھے۔ انہوں نے آکر عرض کی۔ کہ مولوی صاحب کو بھوپال سے آپ کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے بلایا ہے۔ شرائط مناظرہ طے کر لیجئے۔ حضور نے فرمایا کہ کسی شرط کی ضرورت نہیں۔ احقاق حق کے لئے یہ بحث ہے وہ آجائیں۔ اور جو دریافت فرمانا چاہیں دریافت فرما لیں۔ پھر ایک تاریخ مقرر ہو گئی۔ مجھ کو اور پیر سراج الحق صاحب مرحوم کو حضور نے حکم دیا۔ کہ آپ کچھ کتابیں اپنے واقفوں سے لے آئیں۔ ہمیں تو ضرورت نہیں۔ مگر انہی کے مسلمات سے ان کو ساکت کیا جا سکتا ہے۔ ہم دونوں بہت جگہ پھرے۔ لیکن کسی نے کتابیں دینے کا اقرار نہ کیا۔ امام کی گلی میں مولوی محمد حسین صاحب فقیر رہتے تھے۔ انہوں نے وعدہ کیا۔ کہ جس قدر کتابوں کی ضرورت ہو کل لے جانا۔ اگلے روز ہم گئے تو وہ نہ ملے۔ اور ان کے بیٹوں نے ہمیں گالیاں دینی شروع کر دیں۔ کہ جو ملحدوں کی مدد کرے وہ بھی ملحد ہے۔ ہم دونوں اس کے پاس سے اٹھ کر چلے آئے۔ پیر سراج الحق تو مجھ سے علیحدہ ہو کر کہیں چلے گئے۔ میں تھوڑی دُور کھڑا ہو کر ان سے سخت کلامی کرنے لگا۔ وہاں آدمی جمع ہو گئے اور مجھ سے پوچھنے لگے۔ کہ کیا بات ہے۔ میں نے کہا کہ امام اعظم کو یہ بُرا کہتے ہیں۔ وہ کہنے لگے ہمیں معلوم ہے۔ یہ بڑے بے ایمان ہیں۔ یہ چھپے ہوئے وہابی ہیں۔ وہابیوں کی مسجد میں نماز پڑھنے جایا کرتے ہیں چنانچہ وہ لوگ میرے ساتھ ہو کر ان کے خلاف ہو گئے پھر میں وہاں سے چلا آیا۔ جب امام صاحب کے مکان کے آگے سے گزرا تو انہوں نے مجھے اشارے سے اپنی بیٹھک میں بلا لیا۔ اور کہنے لگے کہ اگر آپ کسی سے ذکر نہ کریں تو جسقدر کتابیں مطلوب ہیں میں دے سکتا ہوں۔ میں نے کہا آپ اتنا احسان فرمائیں تو میں کیوں ذکر کرنے لگا۔ کہنے لگے۔ کہ جب مرزا صاحب مولوی نذیر حسین سے قسم لینے کے لئے جامع مسجد میں بیچ کے دروازے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسوقت میں دیکھتا تھا۔ کہ انوار الٰہی آپ پر نازل ہوتے ہیں۔ اور ان کی پیشانی سے شان نبوت عیاں تھی۔ مگر میں اپنی اس عقیدت کو ظاہر نہیں کر سکتا۔ خیر میں کتابیں لے کر چلا۔ اور حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کر دیں۔ آپ بہت خوش ہوئے۔ اس پر دہلی والوں نے کہا تھا دہولی ہے بھی ہولی ہے پاس کتابوں کی جھولی ہے۔ تفسیر مظہری اور صحیح بخاری دستیاب نہ ہوئی تھیں۔ اس زمانہ میں مولوی رحیم بخش صاحب فتحپوری مسجد کے متولی تھے۔ وہ سید امام علی شاہ رتڑ چھتڑ والوں کے خلیفہ تھے۔ اور میرے والد صاحب مرحوم کا ان سے جبکہ والد صاحب گجرات میں بندوبست میں ملازم تھے۔ سید امام علی شاہ سے بہت عمدہ تعلقات قائم ہو گئے تھے۔ رحیم بخش صاحب سے جب میں نے اس تعلق کا ذکر کیا۔ تو وہ بہت خوش ہوئے۔ میں نے ان سے کتابیں طلب کیں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ ہمارے ہو کر مرزا صاحب کے ساتھ کسطرح ہیں میں نے کہا۔ ان وہابیوں کی شکست ہماری فتح ہے

کہنے لگے یہ بات تو ٹھیک ہے چنانچہ انہوں نے کتابیں دے دیں۔ وہ بھی لا کر میں نے حضور کو دیدیں۔ صحیح بخاری ابھی تک نہ ملی تھی۔ پھر حبیب الرحمن صاحب مرحوم جو اس اثنا میں حاجی پور سے دہلی آ گئے تھے۔ اور میں مدرسہ شاہ عبدالعزیز صاحب میں گئے۔ اور اس مدرسہ کے پاس میرے ماموں حافظ محمد صالح صاحب صدر قانونگو دہلی کا مکان تھا۔ وہاں جا کر ہم نے بخاری شریف کا آخری حصہ دیکھنے کے لئے مانگا۔ انہوں نے دیدیا۔ ہم لے آئے۔ مولوی محمد بشیر صاحب مباحثہ کے لئے آ گئے۔ ایک بڑا لمبا دالان تھا جس میں ایک کوٹھڑی تھی۔ اس کوٹھڑی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام مولوی عبدالکریم صاحب اور عبدالقدوس عیسٰی احمدی ایڈیٹر صحیفہ قدسی اور ہم لوگ بیٹھے تھے۔ مولوی محمد بشیر صاحب آ گئے۔ ظاہرا بڑے خوبصورت تھے۔ اور حضرت صاحب سے بڑے ادب اور تعظیم کے ساتھ ملے۔ اور معانقہ کیا۔ اور بیٹھ گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔ کہ یہ کوئی ہار جیت کا معاملہ نہیں۔ یہیں بیٹھے ہوئے آپ سوال کریں میں جواب دوں۔ بات طے ہو گئی مگر اس کو یہ حوصلہ نہ ہوا۔ کہ حضور کے سامنے بیٹھ کر سوال جواب کر سکتا۔ اس لئے اس نے اجازت چاہی۔ کہ وہ دالان میں ایک گوشہ میں بیٹھ کر لکھ لے۔ دالان میں بہت سے آدمی محمد علی جان والوں کے بیٹھے تھے۔ حضور نے فرمایا بہت اچھا۔ سو وہ سوالات جو اپنے گھر سے لکھ کر لایا تھا ایک شخص سے نقل کرانے لگا۔ وہ بھی میرا واقف تھا۔ مجید علی خاں اس کا نام تھا میں نے ان سے کہا کہ حضرت صاحب خالی بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب آپ سوال لکھ کر لائے ہیں۔ تو دیدیں تاکہ حضور جواب لکھیں۔ وہ کہنے لگے یہ نوٹ ہیں حالانکہ وہ حرف بحرف نقل کرا رہے تھے۔ دہلی والوں نے میرے خلاف شور کیا۔ کہ آپ کیوں اس بارے میں دخل دیتے ہیں۔ مجھے مولوی عبدالکریم صاحب نے آواز دی۔ کہ آپ یہاں آ جائیں میں چلا گیا۔ لیکن تھوڑی دیر میں اٹھ کر میں مولوی محمد بشیر صاحب کے پاس چلا گیا۔ کہ دیکھوں انہوں نے ختم کیا ہے یا نہیں۔ میں نے کہا مولوی صاحب پرچے ہوئے کو چھپانا یہ کوئی دانائی ہے۔ پھر مجھے مولوی عبدالکریم صاحب نے آواز دی اور کہا کہ تم یہاں آ جاؤ۔ میں پھر چلا گیا۔ حضرت صاحب نے فرمایا آپ کیوں جاتے ہیں۔ تیسری دفعہ میں پھر اٹھ کر چلا گیا۔ پھر حضرت صاحب اوپر اٹھ کر چلے گئے اور میرے متعلق کہا کہ یہ بہت جوش میں ہیں۔ جب وہ لکھ چکیں مجھے بھیج دینا۔ پھر جب وہ اپنا مضمون تیار کر چکے۔ تو ہم نے حضرت صاحب کے پاس پہنچا دیا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ تم یہیں کھڑے رہو۔ دو ورقہ جب تیار ہو جائے۔ تو نقل کر کے دوستوں کو دیدینا۔ میں نے دیکھا کہ حضور نے اس مضمون پر صفحہ وار ایک اچٹتی نظر ڈالی۔ انگلی پھیرتے ہوئے اور پھر ورق الٹ کر اس پر بھی انگلی پھیرتے ہوئے نظر ڈالی۔ اُسے علیحدہ رکھ دیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پڑھا نہیں محض ایک سرسری نگاہ سے دیکھا ہے۔ اور جواب لکھنا شروع کر دیا۔ جب دو ورقہ تیار ہو گیا۔ تو میں نے نیچے نقل کرنے کیلئے دے دیا۔ دو ورقے کو ایک ایک ورق کر کے ایک مولوی عبدالکریم صاحب نے نقل کرنا شروع کیا۔ اور ایک عبدالقدوس نے۔ اس طرح میں اوپر سے جب دو ورقہ تیار ہوتا لے آتا۔ اور یہ نقل کرتے رہے۔ حضرت صاحب اسقدر جلدی لکھ رہے تھے۔ کہ ایک دو ورقہ نقل کرنے والوں کے ذمہ فاضل رہتا تھا۔ عبدالقدوس جو خود بہت زود نویس تھا حیران ہو گیا۔ اور ہاتھ لگا کر سیاہی کو دیکھنے لگا کہ یہ پہلے کا تو لکھا ہوا نہیں۔ میں نے کہا کہ اگر ایسا ہو تو یہ عظیم الشان معجزہ ہے کہ جواب پہلے سے لکھا ہو۔ غرض اس طرح جھٹ پٹ آپ نے جواب لکھ دیا۔ اور ساتھ ہی اس کی نقل بھی ہوتی گئی۔ میں نے مولوی محمد بشیر صاحب کو وہ جواب دیدیا کہ آپ اس کا جواب لکھیں اس نے کہا میں حضرت صاحب سے ملنا چاہتا ہوں۔ ہم نے تو نہیں کسی نے حضرت صاحب کو اطلاع کر دی کہ مولوی محمد بشیر صاحب ملنا چاہتے ہیں۔ حضور فوراً تشریف لے آئے۔ اور مولوی محمد بشیر صاحب نے کہا کہ اگر آپ اجازت فرمائیں۔ تو میں کل جواب لکھ لاؤں گا۔ آپ نے خوشی سے اجازت دے دی۔ حضرت صاحب تو اوپر تشریف لے گئے۔ مگر ہم ان کے پیچھے پڑ گئے۔ کہ یہ کوئی بحث ہے۔ اس طرح تو آپ بھوپال میں بھی کر سکتے تھے۔ جب بہت کشمکش اس بارے میں ہوئی۔ تو دہلی والوں نے کہا کہ جب مرزا صاحب اجازت دے گئے ہیں۔ تو آپ کو روکنے کا کیا حق ہے۔ ہم تو خود سمجھ گئے ہیں۔ کہ یہ بالمقابل بیٹھ کر بحث نہیں کر سکتے۔ پھر ہم نے مولوی صاحب کو چھوڑ دیا۔ آخری مباحثہ تک مولوی محمد بشیر صاحب کا یہی رویہ رہا۔ کبھی انہوں نے سامنے بیٹھ کر نہیں لکھا اجازت لے کر چلے جاتے۔

ایک مولوی نے مولوی محمد بشیر صاحب کو کہا کہ بڑی بات آپ کی بحث میں نون ثقیلہ کی تھی۔ مگر مرزا صاحب نے تو نون ثقیلہ کے پل باندھ دیئے بحث ختم ہونے پر چلتے وقت مولوی محمد بشیر صاحب حضرت صاحب سے ملنے آئے۔ اور حضرت صاحب سے کہا میرے دل میں آپ کی بڑی عزت ہے آپ کو جو اس بحث کے لئے تکلیف دی ہے میں معافی چاہتا ہوں۔ غرضیکہ وہ حضرت صاحب کا بڑا ادب کرتا تھا۔

دہلی سے حضرت صاحب تو واپس تشریف لے گئے میں کتابیں واپس کرنے کیلئے ایک روز ٹھہر گیا جسے کتابیں واپس دیتے جاتا وہ گالیاں دیتا۔ مگر میں ہنستا تھا اس پر وہ اور کوستے۔ چونکہ ہمیں کامیابی ہوئی تھی۔ اس لئے ان کی گالیوں پر بجائے غصے کے ہنسی آتی تھی۔ اور بے اختیار؟

حدیث میں آخری زمانہ کے متعلق ایک پیشگوئی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کی علامات بتاتے ہوئے فرمایا تکثر النساء و یقل الرجال حتی یکون لخمسین امرأۃ القیم الواحد (بخاری کتاب العلم) کہ آخری زمانہ کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ عورتیں بہت ہو جائیں گی یہاں تک کہ پچاس عورتوں پر ایک ہی مرد نگران ہوگا۔

اس حدیث پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں دنیا کو ایک ایسا سانحہ عظیم پیش آئیگا کہ جس میں اس کثرت سے مردوں کی ہلاکت ہوگی۔ کہ مرد اور عورت کی نسبت ایک اور پچاس کی رہ جائیگی۔ اب ہم نے دیکھنا ہے۔ کہ اس عذاب کی نوعیت کیا ہو سکتی ہے۔ اور نہ اتنا پر سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ یہ ایک ایسا عذاب ہے۔ جس میں عورتوں کا براہ راست حصہ شاذ ہوتا ہے۔ اور جس میں مرد اور پھر نوجوان مرد بڑی کثرت سے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ زلزلے طوفان و با غرضکہ جتنے بھی عذاب ہیں سب میں مرد اور عورت کے یکساں لقمۂ اجل بننے کا احتمال ہوتا ہے۔ اور جب ہم قرآن مجید پر غور کرتے ہیں۔ تو اس امر کی من کل الوجوہ تصدیق ہو جاتی ہے۔ قرآن مجید نے آخری زمانہ میں یاجوج ماجوج کی ایک عظیم الشان جنگ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض کہ ہم یاجوج ماجوج کو اس زمانہ میں ایک دوسرے سے برسر پیکار کر دیں گے اور جیسے سمندر کی بڑی بڑی موجیں آپس میں ٹکراتی ہیں ایسے ہی یہ قومیں ایک دوسرے پر حملہ آور ہوتے ہوئے ٹکرائیں گی۔ پھر قرآن مجید میں یہ اشارہ بھی ملتا ہے۔ کہ آخری زمانہ کی جنگ تیغ و سناں سے نہیں لڑی جائیگی بلکہ اسلحہ آتشبار کے ذریعہ دنیا کو بھون دیا جائے گا۔ چنانچہ یاجوج کی جنگ کے ذکر کے بعد فرمایا وعرضنا جھنم یومئذ للکافرین عرضا۔ کہ وہ جنگ ایسی ہوگی۔ کہ گویا زمین پر دوزخ اتر آئی ہے۔ کافر قوموں کے سامنے اس دن دوزخ کو پیش کر دیا جائے گا۔

ایسی خونریز جنگ میں لازماً مردوں کی بے تحاشا ہلاکت یقینی ہے۔ چنانچہ موجودہ جنگ کی ہولناکیوں پر غور کیجئے۔ جس میں تمام ممالک کے نوجوان جھونکے جا رہے ہیں۔ لاکھوں کی تعداد میں ہر محاذ پر مرد جنگ کی بھینٹ چڑھ رہے ہیں۔ اس بے تحاشا ہلاکت کے پیش نظر ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ زمانہ دور نہیں کہ مردوں اور عورتوں میں وہی نسبت قائم ہو جائے گی۔ جس کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی۔ اور اس کے آثار بالکل نمایاں طور پر ظاہر ہونے لگے ہیں۔ چنانچہ جرمنی کی اسی خیال کے پیش نظر ناجائز طور پر افزائش نسل کی تحریک حکومت نے کی۔ اور جاپان کے متعلق حال ہی میں رائٹر نے اطلاع دی ہے کہ "گزشتہ اپریل میں جاپان کی جو مردم شماری ہوئی ہے اس کے مطابق اس وقت اوسطاً ایک شہری مرد کے مقابلہ میں پندرہ عورتیں ہیں۔ ۱۹۳۶ء میں عورتوں اور مردوں کا یہ تناسب برابر تھا۔ حکومت جاپان جنگ کی وجہ سے مردوں کی اس کمی کو پورا کرنے کیلئے غریب جوڑوں کو زیادہ سے زیادہ پیدائش بڑھانے اور عام لوگوں کو زیادہ شادیاں کرنے کے لئے امداد اور قرض پر روپیہ دیکر ان کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے" (ویبھارت ۳ دسمبر)

پھر ایک خبر برطانیہ کے متعلق اخبارات میں شائع ہوئی ہے کہ "برطانیہ میں ناجائز اور دوسری شادیوں کا سلسلہ خطرناک طور پر بڑھ گیا ہے۔ انگریز جج ان دنوں برطانیہ کے مختلف علاقوں کا دورہ لگا رہے ہیں۔ انہیں ناجائز دوسری شادیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے بہت تشویش پیدا ہو گئی ہے۔ اور اب انہوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ جو شخص بھی ایک وقت میں دو بیویاں رکھے گا۔ اس کے خلاف سخت ترین اقدامات کئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں زیادہ تعداد فوجیوں کی ہے۔ فوجی سپاہی اس وہم میں مبتلا نظر آتے ہیں کہ دوسری شادی کرنا بہت بری بات نہیں۔ اگر ان مقدمات کی تعداد اس طرح بڑھتی گئی جس طرح اب بڑھ رہی ہے۔ تو ججوں کو بھی طاقت سختی سے استعمال کرنی پڑے گی" (ویبھارت ۲۰ دسمبر)

ان خبروں سے واضح ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے آثار ظاہر ہونے لگے ہیں۔ اور مردوں

روزگار کے متلاشیوں کیلئے اچھا موقعہ

ضرورت ہے، اراضیات سندھ کیلئے چند منشیوں کی۔ تنخواہ مبلغ عـــ۲ــہ روپے ماہوار۔ گریڈ ۳۰-۱-۲۰۔ جنگ الاؤنس مبلغ ۵ روپے ماہوار الاؤنس غلہ گندم ایک من ماہوار۔ میٹرک اور مڈل پاس کو ترجیح دی جائیگی۔ اچھے سمجھدار پرائمری پاس بھی درخواست کر سکتے ہیں۔ نہری علاقے کے زمینداروں کو ترجیح دی جائیگی۔ درخواستیں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے آنی چاہئیں۔

سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ قادیان

ضرورت مستری گیس انجن

ہم کو نیشنل کمپنی کے ۳۰ ہارس پاور گیس انجن کے چلانے کے لئے ایک لائق اور تجربہ کار مستری کی ضرورت ہے۔ تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت یا خود آکر کریں۔

المشتہر شیخ منظور الٰہی عبدالحی محمد حسین آگاہی مالکان دی رشید آئیل ملز ملتان شہر

MACLIGHT

ضرورت

مکینکل انڈسٹریز قادیان کو اچھے خرادیوں اور فٹروں کی ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی درخواستیں فوراً بھیجدیں۔ یا خود کارخانہ کے دفتر واقعہ ریلوے روڈ میں ملیں۔

ڈائرکٹر مکینکل انڈسٹریز قادیان

MADE IN INDIA
USE
MACLIGHT
NIGHT LAMP
Maclight
SAVES 99%

بلیک آوٹ کے لئے

NIGHT LAMP

اے۔ سی بجلی کے علاقہ کیلئے
نعمتِ عظمےٰ
میک لائٹ (نائٹ لیمپ)

۹۹ فیصدی خرچ میں بچت
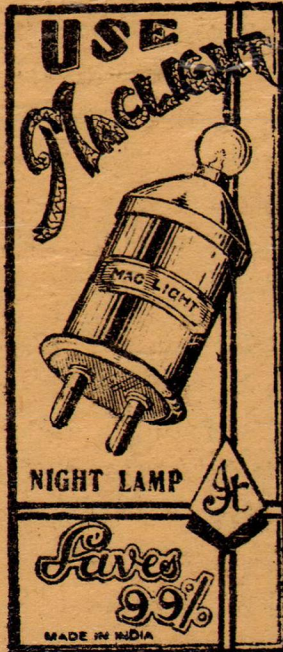
روزانہ تمام رات مسلسل جلانے سے تین ماہ میں صرف ایک یونٹ بجلی خرچ کرتا ہے۔ رات کو سوتے وقت اندھیر گھپ کی بجائے ٹھنڈی آرام دینے والی روشنی۔ بال بچوں والے گھروں کیلئے بیحد ضروری چیز۔ دیکھنے میں خوبصورت عمر میں پائیدار۔ میک لائٹ کے ہر ایک بکس میں ایک سال کی گارنٹی کا لیبل رکھا ہوتا ہے:۔

اپنے شہر کے دوکاندار سے طلب کریں۔

میک ورکس قادیان

ضروری درخواست

جن دوستوں نے ہمارے وی۔ پی کے متعلق اعلان کے بعد نہ جلسہ سالانہ پر چندہ کی ادائیگی فرمائی ہے۔ اور نہ بذریعہ منی آرڈر رقم ارسال کی ہے۔ انکی خدمت میں قیمت کی وصولی کے لئے وی۔ پی بھیجے جا رہے ہیں۔ احباب سے استدعا ہے۔ کہ وصول فرما کر ممنون فرما دیں۔ مینجر الفضل

شباکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو پندرہ سولہ روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے۔ سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں۔ گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو شباکن استعمال کریں۔

قیمت یکصد قرص عـــ۲ــہ پچاس قرص ۱۱ر

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

عوام کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جی۔ آئی۔ پی کو اور اسی راستہ سے ہر قسم کے گڈس ٹریفک کا بکنگ سوائے جی۔ بی۔ سی۔ جی پی ڈی فوجوں کیلئے بیرہا ہوائی اڈوں کی تعمیر کا سامان۔ سیمنٹ فیکٹریوں کے خام سامان۔ ہوائی جہازوں کے پرزے وغیرہ اور کوئلہ کے ہر قسم کے راستہ سے (خواہ وہ براڈ گیج ہو یا میٹر گیج) اس اعلان کے فوراً بعد بند کر دیا جائیگا۔ جنرل مینیجر لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

سفر کرنے والی پبلک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ یکم جنوری سنہ ۴۳ء سے ۳۔ اپ میل ٹرین میں سفر کرنے والے مسافروں کو میسرز سپنسر اینڈ کو لنچ اکاموڈیشن مقررہ شرح پر جہلم کی بجائے لالہ موسےٰ پر مہیا کریں گے۔

چیف کمرشل مینیجر لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲ر جنوری۔ ماسکو میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ روسی افواج نے ولکی لوکی فتح کر لیا ہے۔ ولکی لوکی کی قلعہ گیر جرمن فوج کی بیخکنی کر دی گئی۔ جمہوریہ کا لمک کے صدر مقام پر کل روسیوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں ایک علاقے کے مرکز تارنوسین پر بھی روسی قابض ہو چکے ہیں۔ کاکیشیا میں ایک علاقے کا مرکز چکولور روسیوں کے ہاتھ آ گیا ہے۔ ولکی لوکی جرمنوں کا سب سے بڑا اڈہ تھا۔ چند روز سے سوویٹ افواج نے اسے محاصرہ میں لے رکھا تھا اور اس عرصہ میں گھمسان کی لڑائیاں ہوتی رہیں۔ جرمن قلعہ گیر فوج کو ہتھیار رکھ دینے کا موقع دیا گیا۔ مگر انکے انکار کر دینے پر انہیں تہ تیغ کر دیا گیا۔

لنڈن ۲ر جنوری۔ امریکہ کے طیاروں نے بدھ اور جمعرات کو مجمع الجزائر الیوشن میں کسکا پر حملہ کیا۔ دو جہازوں کو بموں کا نشانہ بنایا گیا۔ دشمن کے دس لڑاکے طیارے گرا لئے گئے۔ امریکن طیاروں نے کرس کے موقع پر جزیرہ کے اس نصف حصہ پر حملہ کیا جو جاپانیوں کے قبضہ میں ہے۔ امریکن فوج کا کوئی نقصان جان نہیں ہوا۔ منڈا میں کارخانوں پر بم برسائے گئے۔ بوٹن پر اتحادی طیاروں نے بم پھینکے۔ نیوگنی میں گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔

لنڈن ۲ر جنوری۔ امریکن طیاروں نے اس مقام پر بم برسائے۔ جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ کوڈال کنارہ میں جاپانیوں کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ مجمع الجزائر کی بندرگاہ کسکا میں جاپانی جہازوں پر بمباری ہوتی رہی۔

لاہور ۲ر جنوری۔ پنجاب کے نئے وزیر اعظم آنریبل میجر ملک خضر حیات خان سے نواب صاحب ممدوٹ اور پراونشل مسلم لیگ کے لیڈروں نے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعظم کے ساتھ کسی کو بھی اختلاف نہیں۔ اگر کوئی مخالفت تھی بھی تو وہ عملی طور پر ختم ہو چکی ہے اور اب ایسا کوئی حلقہ باقی نہیں جو موجودہ انتظام کو چیلنج کرے۔ اس مقصد کے پیش نظر کہ میجر خضر حیات خان مسلم لیگ کے حلف نامہ پر دستخط کریں۔ پراونشل مسلم لیگ لیڈروں نے نواب صاحب ممدوٹ کے زیر سرکردگی ان سے ملاقات کی گفتگو کے دوران میں میجر خضر حیات خان نے کہا کہ میں مسلم لیگ کا ممبر ہوں اور اسوقت بھی آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے دو درہ رکنیت میں شامل ہوں۔ اس لئے حلف نامہ پر دستخط کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وزیر اعظم نے انہیں یقین دلایا کہ میں سکندر جناح پیکٹ کا پورے طور پر احترام کروں گا آپ کے اس یقین دلانے پر مسلم لیگ کے اکابر کا وفد مطمئن ہو کر واپس چلا گیا۔

لنڈن ۲ر جنوری۔ قاہرہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مشرق وسطی کے طلایہ گرد دستے وادی الکبیر کے مغرب میں سرگرم عمل رہے۔ دشمن کی موٹروں اور توپوں کے ساتھ مقابلہ ہوتا رہا۔ سفاک پر زبردست بمباری ہوتی رہی۔ کئی کارخانوں کو بیکار کر دیا گیا۔

لنڈن ۲ر جنوری۔ یوگوسلاویہ کے جو اکابر مصر میں موجود ہیں۔ ان سے معلوم ہوا ہے کہ ہر ہٹلر نے یوگوسلاویہ کا دورہ کیا اور حکم دیا کہ فوج کے چھ اور ڈویژن یوگوسلاویہ بھیجے جائیں۔ تاکہ قوم پرستوں کی سرگرمیوں کا انسداد ہو سکے۔ اب اس ملک میں جرمن فوج کی کل تعداد ۲۸ ڈویژن ہو جائے گی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اٹلی کی سیاحت کیلئے ہر ہٹلر نے بوسینا اور سربیا میں کئی دن گزارے۔ اور جنرل میحائیلوچ کی پارٹی کے خلاف انسدادی کارروائی کرنے کے لئے تدابیر مرتب کیں۔ اس بات کی شہادت موجود ہے کہ روسیوں کی فتوحات سے یوگوسلاوی محبان وطن بیحد متاثر ہو رہے ہیں اور جرمنوں کے خلاف جذبہ حقارت ونفرت بڑھ رہا ہے۔

بمبئی ۲ر جنوری۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ہز ایکسی لنسی گورنر سے اکابر صوبہ کے ایک وفد نے ملاقات کی اور سامان خوراک کے قحط کیوجہ سے جو صورت حالات ہو چکی ہے۔ اس پر عرض معروض ہوتا رہا۔ گورنر صاحب نے ارکان وفد کو یقین دلایا کہ حکومت ذخائر بہم پہنچانے میں ہر ممکن کوشش کریگی۔ آپ نے کہا۔ میں آئندہ ہفتے خود دہلی جا رہا ہوں اور اس صوبہ کی ضروریات سے حکومت ہند کو مطلع کرونگا۔

لنڈن ۲ر جنوری۔ چنکنگ میں حکومت چین کا جو اعلان جمعہ کو شائع ہوا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ جاپانیوں نے کرسمس کے دن کوانگ ٹن کے ساحل پر جو فوجیں اتاری تھیں۔ مارشل چیانگ کائی شیک کی افواج نے انہیں پیچھے ہٹا دیا ہے۔

لنڈن ۲ر جنوری۔ وسطی افریقہ میں جنگجو فریخ دستوں کے ہراول گروہ شمال کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ اور فیضان کے اس پار نکل گئے ہیں۔ انہوں نے دشمن کے ایک موٹر سوار دستے سے مقابلہ کر کے بھگا دیا اور اسباب چھین لیا۔

لاہور ۲ر جنوری۔ گورنر جنرل نے پریس رجسٹریشن ایکٹ ۱۹۴۲ء کی جو پنجاب اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں پاس ہوا تھا۔ منظوری دیدی۔ یہ قانون پنجاب میں نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد اگر کوئی پریس لگاتار چھ ماہ تک چھپائی کا کام نہ کرے تو وہ بغیر ڈیکلریشن کے آئندہ کام نہ کر سکے گا۔ اور اگر کوئی اخبار جو دس دنوں سے کم وقفہ کے بعد شائع ہوتا ہے۔ لگاتار دو ماہ تک شائع نہ کیا جائے تو وہ بھی نئے ڈیکلریشن کے بغیر شائع نہ ہو سکے گا۔ اگر اخبار یا پریس کسی نافذ العمل قانون کے یا حکم کے ماتحت بند ہو۔ تو اس پر یہ شرائط عائد نہ ہونگی۔

ماسکو ۲ر جنوری۔ آج دوپہر کا ایک ضمنی اعلان مظہر ہے کہ دشمن سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں متعدد جوابی حملے کئے۔ جو سب کے سب پسپا کر دیئے گئے جرمنی کی ایک پیادہ کمپنی کا تقریباً صفایا کر دیا گیا۔ سٹالن گراڈ کے جنوب اور جنوب مغرب میں ہمارے فوجی دستوں نے متعدد بستیوں پر قبضہ کر لیا۔ پسپا ہوتے ہوئے جرمن گولہ بارود اور دیگر سامان جنگ بکثرت پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔

لنڈن ۲ر جنوری۔ وزارت فضائیہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۱۹۴۲ء میں ہماری طیارہ شکن توپوں اور شکاری جہازوں نے دشمن کے ۲۸۷ ہوائی جہاز تباہ کئے۔ ان میں سے اکثر وہ جہاز تھے۔ جو دن دہاڑے انگلستان پر بمباری کرنے کی غرض سے آئے تھے۔ ان معرکوں میں برطانی ساحلی کمانڈ کے ۵۹۲ طیارے تباہ ہوئے۔

لنڈن ۲ر جنوری۔ آج شمالی افریقہ کے فرانسیسی جنرل ہیڈ کوارٹرز سے الجیریا کے ریڈیو پر اعلان کیا گیا ہے کہ پشان کے مشرقی رقبہ کے اندر دشمن کے ایک حملہ کو پسپا کر دیا گیا ہے۔ ہمارے فوجی دستوں نے حملہ آور دشمن کو نقصانات پہنچائے۔ محاذ کے دوسرے حصوں پر نقل وحرکت محدود پیمانے پر جاری رہی۔

برلن ۲ر جنوری۔ جرمن خبر رساں ایجنسی کے بیان کے مطابق قیدیوں کی بیڑیاں اتارنے کا سوال ابھی تک ڈپلومیٹک گفت وشنید کی منزل پر ہے۔ جرمنی نے سوئٹزرلینڈ کی معرفت انگلستان کو نوٹ بھیجا ہے لیکن ابھی تک اس نوٹ کی تفاصیل بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔

چنا گانگ ۲ر جنوری۔ جاپانی ہوائی جہازوں نے چٹا گانگ پر گیارھواں ہوائی حملہ کیا۔ دشمن کے چند ہوائی جہازوں نے کچھ بم گرائے۔ جن میں سے کچھ شہر کی نواحی آبادیوں میں گرے۔ جان ومال کا بہت کم نقصان ہوا ہے۔ لوگوں کے حوصلوں میں کسی قسم کا فرق نہیں آیا۔

نئی دہلی ۲ر جنوری۔ انڈین کمانڈ کے مشترکہ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۳۰ر دسمبر کو اراکان کے ضلع میں ہمارے گشتی دستوں کا پھر دشمن کے دستوں کے ساتھ تصادم ہوا۔ ز اتھڈ ٹنگ کے رقبہ میں میاوے کے مشرق اور مغرب میں تصادم ہوئے شوبیو کے ہوائی اڈے اور اکیاب کے ایک حصے پر سخت بمباری کی گئی۔

اٹاوہ ۲ر جنوری۔ حکومت کینیڈا کا ایک اعلان مظہر ہے کہ آزاد فرانسیسیوں کے لیڈر جنرل ڈیگال واشنگٹن میں صدر روز ویلٹ سے ملاقات کرنے کے بعد اٹاوہ بھی جائینگے اور وزیر اعظم کینیڈا اور نیز جنگی کیبنٹ کے دیگر اراکین سے موجودہ جنگ کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیالات کرینگے۔

لنڈن ۲ر جنوری۔ روس شمالی افریقہ اور برما غیرہ کے مختلف ممالک کے دور افتادہ علاقوں میں پھیلے ہوئے جنگی محاذوں پر اتحادیوں اور محوریوں میں جو بری اور ہوائی لڑائیاں رہی ہیں انکی موجودہ رفتار کے پیش نظر کئی ممالک میں مقیم رائٹر کے سپیشل نامہ نگاروں نے یہ متفقہ رائے ظاہر کی ہے کہ ۱۹۴۳ء میں اتحادی یقیناً آفنسو لیں گے۔ اور یہ سال فیصلہ کن جارحانہ سرگرمیوں کا ہوگا۔

لاہور ۲ر جنوری۔ گورنر پنجاب نے ہوم ڈیپارٹمنٹ نوٹیفکیشن منسوخ کر دیا ہے۔ اس کی رو سے پنجاب کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو ان کے اپنے اپنے اضلاع میں سنسر مقرر کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا۔

امرتسر ۲ر جنوری۔ سونا ۰۔ ۰۔ ۶۸
چاندی ۰۔ ۰۔ ۹۸ پونڈ ۰۔ ۰۔ ۴۸ روپے

لنڈن ۲ر جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ محوریوں کے ایک دس ہزار ٹن وزنی جہاز کو بحر اوقیانوس میں ناکہ بندی توڑنے کی کوشش کرتے ہوئے پکڑ لیا گیا ہے۔

لاہور ۲ر جنوری۔ نواب مظفر خان ایم۔ ایل۔ اے نے پنجاب اسمبلی سے استعفے دیدیا ہے اور پبلک سروس کمیشن کے ممبر کے عہدہ کا چارج لے لیا ہے۔ آپکی جگہ آپکے فرزند نواب زادہ محمود علی جو کہ ایک گیونمنٹ ورکر اور آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ممبر ہیں کھڑے ہوئے ہیں۔

لنڈن ۲ر جنوری۔ سر سٹیفورڈ کرپس نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ اتحادی اقوام جس قدر زور جنگ کیلئے لگا رہی ہیں۔ اتنا قیام امن کیلئے بھی لگانا چاہیئے۔ ہندوستان کو سیلف گورنمنٹ دینے کا جو وعدہ کیا ہے اسکی تکمیل بعد از جنگ ضروری ہوگی۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر۔